ماہ جنوری ۱۹۹۶ء میں کمیشن کے ممبران اور دوسرے ساتھی حکومت اور اپوزیشن قائدین کو خطوط لکھیں گے جن میں اُن سے آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے لیے پارلیمنٹ میں اپنا کردار ادا کرنے کی درخواست کی جائے گی۔

ماہ فروری، مارچ اور اپریل ۱۹۹۶ء میں مقامی سطح پر میٹنگز، ورکشاپس اور سیمینارز کا اہتمام کیا جائے گا جن میں عوام کو اِس ترمیم کے مضر اثرات سے آگاہ کیا جائے گا۔

کمیشن کے خیال میں پاکستان کے عوام اور بالخصوص اقلیّتوں کو درپیش بیشتر مسائل کا تعلق آٹھویں ترمیم سے ہے، لہذا جمہوریت کے استحکام اور عوامی فلاح کے لیے آٹھویں ترمیم کا خاتمہ اشد ضروری ہے۔ کمیشن نے آٹھویں ترمیم کے خلاف اپنی مہم میں حصہ دار بننے کے لیے پاکستان کے تمام شہریوں سے اپیل کی ہے۔

ایک مسیحی کا فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے انتخاب!

وفاقی وزیر قدرتی وسائل و پٹرولیم جناب انور سیف اللہ اُس وقت حیران رہ گئے جب اُنہوں نے "آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن" کے ملازمین میں سے ایک مسیحی، جاوید مسیح کا نام اُن افراد کے ساتھ پڑھا جنہیں اپریل ۱۹۹۶ء میں کارپوریشن کی جانب سے فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے بھیجا جا رہا ہے۔ وزیر پٹرولیم نے جاوید مسیح کا نام پڑھنے کے بعد کہا کہ یہ کمپیوٹر کے ذریعہ ہونے والی قرعہ اندازی کے غیر جانبدار ہونے کا ایک ثبوت ہے۔

قرعہ اندازی کے وقت جناب انور سیف اللہ کے ہمراہ صوبہ سرحد کے ایک مسیحی رکنِ صوبائی اسمبلی، جناب پرویز بھی اتفاقاً موجود تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ جب ایک مسیحی کا نام فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے نکل آیا ہے اور اُن کی برادری کے ایک رکن صوبائی اسمبلی بھی یہاں موجود ہیں تو اِس حسن اتفاق پر جاوید مسیح کو، اگر وہ کیتھولک ہیں تو ویٹی کن بھیجا جائے گا اور اگر انگلیکن پروٹسٹنٹ ہیں تو کنٹربری جا سکتے ہیں۔ (روزنامہ "دی نیوز" اسلام آباد، ۲۳ نومبر ۱۹۹۵ء)

پاکستان میں مقیم پوپ کے نمائندے نے "امن ہال" کا افتتاح کیا۔

وطنِ عزیز کی کیتھولک مسیحی برادری حسب سابق تعلیمی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۵ء کو جیسس اینڈ میری سکول سیالکوٹ کے نو تعمیر شدہ "پیس ہال" کا افتتاح پوپ جان پال دوم کے نمائندے، ریناتو فریٹینی نے کیا۔ اِس عمارت پر ۳۵ لاکھ روپے خرچ آئے ہیں۔ ہال کی افتتاحی تقریب

کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے جناب رنزوفریٹینی نے اس بات پر زور دیا کہ ایک ایسی دُنیا کے لیے تگ ودو کی جانی چاہیے جس میں امن و امان، اتحاد و یک جہتی اور تحمل و بردباری کا دور دورہ ہو۔ یہ سب کچھ اسی صورت میں ممکن ہے جب تمام لوگ لسانی، علاقائی، نسلی اور مذہبی تعصبات سے بالاتر ہوں۔

جناب فریٹینی نے جمہوری اقدار اور انسانی حقوق کے تحفظ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "آئیے! ہم اپنے بچوں کو ایسا مستقبل دینے کی کوشش کریں جس میں جنگ و جدل ہو نہ کشمکش، نفرت ہو اور نہ طبقاتی اونچ نیچ۔"

سکول کے اساتذہ سے اُنھوں نے اپیل کی کہ طلبہ کو اخلاقی تعلیمات سے آراستہ کریں۔ طلبہ کے دلوں میں محبت، اخوّت، رحم دلی اور انسانی اقدار پیدا کرنا اُتنا ہی ضروری ہے جتنا اُنھیں فنی اور دُنیوی علوم کی تعلیم دینا ہے۔ مدارس ایسے ادارے ہیں جہاں سچائی، تحمل و برداشت اور محبت کی تعلیم دی جائے۔ (روز نامہ "ڈان"، کراچی - ۱۶ دسمبر ۱۹۹۵ء)

یورپ

بلغاریہ: خانہ بدوش آبادی میں ترویجِ مسیحیت کی جدوجہد اور اسلام سے خوف

بلغاریہ کا شمار یورپ کے غریب ترین علاقوں میں ہوتا ہے۔ ملک کی کل آبادی ۹۰ لاکھ ہے جس کا تقریباً دس فی صد خانہ بدوش لوگوں پر مشتمل ہے۔ خانہ بدوش اقتصادی اور سماجی اعتبار سے معاشرے کے غریب ترین، پس ماندہ اور نچلے طبقے کے لوگ ہیں۔ مقامی زبان میں اُنھیں سِگانی (Tsigani) کہا جاتا ہے جِس کا مفہوم ہے "اچھوت"۔ یہ لوگ زیادہ تر بڑے شہروں کے باہر غلیظ اور خودرو بستیوں میں رہتے ہیں۔ اپنے آباء و اجداد کا تعلق برصغیر پاکستان و ہند سے جوڑتے ہیں اور صدیوں سے اپنے معاشرے میں امتیازی سلوک کا شکار ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران میں انہیں قتلِ عام کے سانحے سے گزرنا پڑا جس میں کم و بیش پانچ لاکھ خانہ بدوش موت کے گھاٹ اتار دیے گئے تھے۔

بلغاریہ کے خانہ بدوشوں میں سے کوئی لاکھ ڈیڑھ مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کی کل آبادی کا اندازہ دس سے پندرہ لاکھ کے درمیان ہے۔ مسلمانوں کی غالب اکثریت یعنی دو تہائی نسلاً ترک ہے۔ بلغارین زبان بولنے والے مسلمانوں کی تعداد جنہیں پومک کہا جاتا ہے، اچھی خاصی ہے۔ اِن کے علاوہ تاتار مسلمانوں کی مختصر سی کمیونٹی ہے جن کے آباءواجداد روس کے علاقے وولگا سے یہاں آئے تھے۔

سابق سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ اور مشرقی یورپ میں آنے والی تبدیلیوں کے بعد اِس خطّے